القلم
Al-Qalam
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:27, Issue:2, 2022, pp. 293-300

عطاء بن ابی رباحؒ کی فقہی آرا اور ان کے علمی اثرات

Jurisprudence views of Ata bin Abi Rabah and their effects

Dr Anwaar Hussain
Senior Research Fellow, Absolute School of academics & Research pvt Ltd, Lahore
Dr Nomana Khalid
Lecturer Islamic Studies,
University of Home Economics, Gulberg,Lahore

KEYWORDS

Mufti Al-Haram Abu Muhammad, legitimate escort with a woman

Date of Publication: 26-12-2022

ABSTRACT

Mufti Al-Haram Abu Muhammad ‘Ata Ibn Abi Rabah Al-Makki was born in the era of Usman ibn Affan (r.a). The year of birth is known as 27 AH. He met two hundred companions of the Prophet s.a.w. He was distinguished from his contemporaries in knowledge and wisdom, especially in matters of Hajj. Ata's jurisprudential views influenced the four schools of jurisprudence. His knowledge was not limited to Hajj issues but since the specialization was in Hajj issues, the jurisprudential effects of his views in this context have been reviewed in this research article. These issues include the non-obligation of Umrah for the people of Makkah, No need of having legitimate escort with a woman for Hajj and Umrah, the sharia ruling on going through the meeqaat without ihram (formal dress for pilgrimage), and the obligation of bath for wearing ihram. This article has been written in analytical mode and basic & primary sources have been consulted for originality of the research.

تعارف

خالق کائنات نے حضرت انسان کی رشد وہدایت کے لیے انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا، یہ سلسلہ جو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا، آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔ دین کامل اور حجت تمام ہو گئی، اب قیامت تک کے لیے کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد اصحاب النبی ﷺ نے "بلغوا عنی ولو آیۃ" کے فرمان پر بخوبی عمل کیا اور تبلیغ واشاعت دین کا حق ادا کر دیا۔ صحابہ کرامؓ سے دین کو سیکھنے والے ان کے تلامذہ یعنی تابعین کرامؒ تھے، جنہوں نے نہایت ذمہ داری سے اس فریضہ کو سرانجام دیا اور اشاعت دین کا حق ادا کیا۔ اس مضمون میں تابعین کرام میں سے عطاء بن ابی رباحؒ اور ان کی علمی آرا کو زیر بحث لایا جائے گا۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

عربی و اردو کتب متون فقہ میں جہاں دیگر تابعینؒ کے اقوال واعمال سے استشہاد ملتا ہے، وہاں عطاء بن ابی رباحؒ کے اقوال کثیرہ بھی ملتے ہیں۔ آپؒ کے حالات زندگی پر تاریخ و سوانح کی کتب میں مواد موجود ہے، لیکن آپؒ کی اجتہادی بصیرت اور آراء کا فقہ اسلامی پر کیا اثر مرتب ہوا؟ اس پر براہ راست اُردو میں کوئی مواد موجود نہیں۔

عطاء بن ابی رباحؒ اور ان کی فقہی خدمات

شیخ الاسلام، مفتی الحرم ابو محمد عطاء بن ابی رباح المکی عہد ِ خلافت سیدنا عثمان بن عفان ؓ میں[1] پیدا ہوئے۔ سالِ پیدائش ۲۷ھ راجح معلوم ہوتا ہے۔[2] دو سو صحابہ کی زیارت سے مستنیر ہوئے۔[3] ۱۱۵ ہجری میں انتقال ہوا۔[4] آپ علم و دانش میں اپنے ہم عصروں سے ممتاز تھے بالخصوص مسائل ِ حج میں آپ کا تفقہ سب سے بڑھ کر تھا۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: مَا بَقِيَ عَلَى ظَهْرِ الأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِمَنَاسِكِ الحَجِّ مِنْ عَطَاءٍ[5]

ابو جعفر نے کہا کہ زمین کے سینے پر کوئی شخص عطا بن ابی رباح سے بڑھ کر مناسکِ حج کا عالم باقی نہیں رہا۔

ابو حازم فرماتے ہیں:

عَبْدُ العَزِيْزِبنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: مَا أَدْرَكْتُ أَحَداً أَعْلَمَ بِالحَجِّ مِنْ عَطَاءِ بنِ أَبِي رَبَاحٍ[6]

عبد العزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حج کے مسائل میں عطا بن ابی رباح سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہیں پایا۔

ابن ابی لیلیٰ کا قول ہے

وَكَانَ عَالِماً بِالحَجِّ -: قَدْ حَجَّ زِيَادَةً عَلَى سَبْعِيْنَ حَجَّةً.

آپ حج کے عالم تھے۔ آپ نے ستر سے زیادہ بار حج کیا

بنو امیہ کے زمانے میں حج کے زمانے میں فتویٰ صرف یہی دیتے تھے۔

وَرَوَى: إِبْرَاهِيْمُ بنُ عُمَرَ بنِ كَيْسَانَ، قَالَ:أَذْكُرُهُم فِي زَمَانِ بَنِي أُمَيَّةَ يَأْمُرُوْنَ فِي الحَجِّ مُنَادِياً يَصِيْحُ: لاَ يُفْتِي النَّاسَ إِلاَّ عَطَاءُ بنُ أَبِي رَبَاحٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَطَاءٌ، فَعَبْدُ اللهِ بنُ أَبِي نَجِيْحٍ[7]

ابراھیم بن کیسان نے کہا: میں ان کو بنو امیہ کا دور بتاتا ہوں کہ حج کے دوران ایک منادی پکارتا تھا کہ عطا بن ابی رباح کے علاوہ کوئی فتویٰ نہ دے اگر وہ نہ ہوں تو عبد اللہ بن ابی نجیح۔

اگرچہ آپ کا علم مسائلِ حج میں محدود نہیں لیکن آپ کا تخصص چونکہ مسائلِ حج تھے اس لیے اسی تناظر میں آپ کی آرا کے فقہی اثرات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

اہل مکہ پر عمرے کی عدم مشروعیت

جمہور فقہا کی رائے میں مکی و آفاقی سب کے لیے عمرہ کی مشروعیت ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ شافعیہ کے نزدیک عمرہ حج کی طرح فرض ہے جب کہ حنفیہ کے نزدیک عمرے کی قانونی حیثیت سنت مؤکدہ کی ہے۔[8] اور استطاعت سب کے نزدیک شرائط میں سے ہے۔

امام عطاء بن ابی رباح کی رائے یہ ہے کہ عمرہ اہلِ مکہ کے لیے مشروع نہیں ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ، إِنَّمَا يَعْتَمِرُ مَنْ زَارَ الْبَيْتَ لِيَطُوفَ بِهِ، وَأَهْلُ مَكَّةَ يَطُوفُونَ مَتَى شَاءُوا»[9]

عثمان نے عطاء سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ اہل مکہ کے لیے عمرہ نہیں ہے۔ عمرہ تو وہ کرتا ہے جو بیت اللہ کی زیارت کرتا ہے تا کہ اس کا طواف کرے جب کہ اہلِ مکہ جب چاہیں طواف کر لیتے ہیں۔

اسی طرح منقول ہے:

نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ، إِنَّمَا يَعْتَمِرُ مَنْ زَارَ الْبَيْتَ لِيَطُوفَ بِهِ، وَأَهْلُ مَكَّةَ يَطُوفُونَ مَتَى شَاءُوا»[10]

ابن ادریس نے ہمیں بیان کیا، انہوں نے ابن جریج سے نقل کیا کہ عطاء نے کہا اہل مکہ پر عمر نہیں۔ عمرہ وہ کرتا ہے جو بیت اللہ کی زیارت کے لیے آتا ہے تا کہ طواف کرے جب کہ اہلِ مکہ جب چاہیں طواف کر لیتے ہیں۔

عطاء بن ابی رباح کی اس رائے کو حنابلہ نے اختیار کیا ہے۔ اس لیے ان کے نزدیک مکی پر عمرہ نہیں ہے۔

قال أحمد ليس على أهل مكة عمرة. قال تعالى {ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أهلهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ}[11]

امام احمد نے کہا کہ اہل مکہ کے لیے عمرہ نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے (یہ اس کے لیے ہے جس کے اہلِ خانہ مسجد حرام میں موجود نہ ہوں)

البہوتی الحنبلی نے امام احمد کی اس رائے کا ذکر کرکے توجیہ و تاویل نقل کی ہے اگرچہ حنابلہ کا مختار قول عدم مشروعیت کا ہی ہے۔

وَحَمَلَ الْقَاضِي كَلَامَ أَحْمَدَ عَلَى أَنَّهُ لَا عُمْرَةَ عَلَيْهِمْ مَعَ الْحَجِّ[12]

القاضی نے احمدؒ کے اس کلام کو اس پر محمول کیا کہ ان (اہلِ مکہ) کے لیے حج کے ساتھ عمرے کا جواز نہیں۔

معاصر محقق وھبہ الزحیلی لکھتے ہیںوذكر الحنابلة عن أحمد: أنه ليس على أهل مكة عمرة[13]حنابلہ نے امام احمد سے ذکر کیا ہے کہ اہل مکہ کے لیے عمرہ نہیں۔

حج و عمرہ کے لیے عورت کے ساتھ محرم کے ہونے کا عدم وجوب

حج و عمرہ کے سفر میں محرم کے ساتھ ہونے کے وجوب و عدم وجوب میں فقہا کے متعدد مواقف ہیں

اول: طویل سفر میں محرم کا ہونا لازم ہے البتہ سفر اگر قلیل ہو تو لازم نہیں اور اس میں حج و عمرہ اور دیگر اسفار میں کوئی فرق نہیں۔ امام النخعی، حسن البصری اور حنفیہ کی یہ رائے ہے۔[14]

دوم: محرم کا ہونا عورت کے ساتھ لازم ہے سفر مختصر ہو یا طویل۔ یہ امام احمد کی رائے ہے۔

سوم: اگر عورت پر حج فرض ہے تو سفرِ حج میں محرم کی شرط نہیں۔ یہ امام مالک کی رائے ہے۔[15]

چہارم: سفر میں محرم کی شرط کا تعلق نوجوان عورت سے ہے۔ کبیر السن خاتون کے لیے یہ شرط نہیں۔[16]

پنجم: عطاء بن ابی اباح کی رائے ہے کہ سفر کے لیے عورت کو محرم ساتھ رکھنا شرط نہیں بلکہ اس کا مامون و محفوظ ہونا شرط ہے اور چاہے یہ کسی بھی طریقے سے حاصل ہو۔ امام شافعی ؒ نے حج کے لیے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ چنانچہ امام شافعی نقل کرتے ہیں

أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنْ امْرَأَةٍ لَيْسَ مَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ وَلَا زَوْجَ مَعَهَا وَلَكِنْ مَعَهَا وَلَائِدُ وَمَوْلَيَاتٌ يَلِينَ إنْزَالَهَا وَحِفْظَهَا وَرَفْعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلْتَحُجَّ[17]

ہمیں مسلم نے ابن جریج سے خبر دی کہ انہوں نے عطاء سے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ جس کے ساتھ محرم فرد نہیں ہے اور نہ ہی اس کا شوہر اس کے ساتھ ہے لیکن اس کے ساتھ بچے ہیں

اور ساتھ والیاں ہیں جو اس کے لیے اس کا اترنا، حفاظت کرنا اور سوار ہونا آسان بناتے ہیں۔
فرمایا: اس چاہیے کہ حج کرے۔

بغیر احرام کے میقات سے گزرنے کا شرعی حکم

میقات سے کیا احرام باندھے بغیر گزرا جا سکتا ہے اس کے بارے میں فقہا کے متعدد مواقف ہیں۔ یہاں صرف دو اقوال کا ذکر کیا جاتا ہے جو امام عطا بن ابی رباح سے منسوب ہیں۔

اول: اگر کوئی شخص اس مقام سے بغیر احرام باندھے آگے چلا گیا تو اس پر دَم واجب ہے چاہے وہ واپس لوٹ آئے اور چاہے نہ آئے۔ ایک روایت کے مطابق یہ عطاء بن ابی رباح کا قول ہے۔[18] اس کو امام مالک، امام ابو حنیفہ اور شافعیہ اور امام احمد نے اختیار کیا ہے۔[19]

دوم: ترک میقات سے کوئی جرمانہ عائد نہیں ہو گا۔ عطاء بن ابی رباح سے یہ قول امام ابن حزم نے نقل کیا ہے۔ اس کو امام ابو حنیفہ کی رائے بھی قرار دیا ہے کہ اگر وہ واپس جا کر احرام باندھ لے۔

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَنْ تَجَاوَزَ الْمِيقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ شَيْءٌ[20]

ابن نجیح نے عطا سے نقل کیا۔ انہوں نے کہا کہ بغیر احرام کے میقات سے آگے گزر جانے والے پر کوئی چیز لازم نہیں۔

احرام باندھنے کے لیے وجوب غسل اور عدم وجوب کا مسئلہ

عطاء بن ابی رباح سے اس کے بارے میں درج ذیل تین اقوال منقول ہیں۔

اول: غسل کرنا واجب ہے۔ اس قول کو اہل ظواہر نے اختیار کیا ہے۔[21]

دوم: غسل کرنا مستحب ہے۔[22] یہی رائے سعید بن جبیر، النخعی، طاؤس اور مجاہد کی ہے۔ اس کو امام مالک، امام شافعی اور امام احمد نے اختیار کیا ہے۔[23]

سوم۔ احرام وضو کر کے باندھنا بھی جائز ہے۔[24] یہ رائے امام ابو حنیفہ نے اختیار کی ہے۔[25]

یہ چند مسائل بطور مثال پیش کیے گئے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عطاء بن ابی رباح کی آرا نے فقہی مسالک پر اپنے اثرات چھوڑے ہیں اور ان سے اخذ و استدلال کیا گیا ہے۔

حاصل کلام

عطاء بن ابی رباح المکی سیدنا عثمان بن عفان ؓ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئے۔ سالِ پیدائش ۲۷ھ راجح معلوم ہوتا ہے۔ ۱۱۵ ہجری میں انتقال ہوا۔ آپؒ کو دو سو صحابہؓ کی زیارت کا شرف حاصل ہے۔ آپؒ علم و دانش میں اپنے ہم

عصروں میں نمایاں مقام رکھتے تھے، بالخصوص مسائلِ حج میں آپؒ کو خاص مقام حاصل تھا۔ آپ کا علم مسائلِ حج تک محدود نہیں تھا لیکن چونکہ تخصص مسائلِ حج میں تھا،لہذا اسی تناظر میں آپ کی آرا کے فقہی اثرات کا جائزہ اوپر کی سطور میں لیا گیا ہے۔ ان مسائل میں اہل مکہ پر عمرے کی عدم مشروعیت، حج و عمرہ کے لیے عورت کے ساتھ محرم کے ہونے کا عدم وجوب، بغیر احرام کے میقات سے گزرنے کا شرعی حکم اوراحرام باندھنے کے لیے غسل کے وجوب اور عدم وجوب کا مسئلہ شامل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی وحوالہ جات

[1] الذهبی ، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز (المتوفى :٧٤٨هـ)، **سير أعلام النبلاء**، تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط ،مؤسسة الرسالة، بيروت، طبع سوم ، ١٤٠٥هـ، ج٥، ص ٧٨، ٧٩

Al-ḍhby,Shams Al-dīn Abu Abdullah Muhammad bin Aḥmad bin Usmān bin Qāymāz(748h),*Sīr `elam Al-Nublā*ʾ , Tehqīq, Mjmu`eh mn al-Muheqiqīn..,Muʾesesah Al-Rsalah,Bīrut, ṭb`e thwm, 1405h,5/78-79

[2] سالِ پیدائش میں اختلاف ہے۔ باختلافِ روایت ۲۴ ہجری یا ۲۵ ہجری یا ۲۷ ہجری پیدا ہوئے۔ لیکن انہی کے قول کی روشنی میں کہ ان کی پیدائش خلافت عثمان کے دو سال میں ہوئی،**وَقَالَ عُمَرُ بنُ قَيْسٍ: سَأَلْتُ عَطَاءً: مَتَى وُلِدْتَ؟قَالَ: لِعَامَيْنِ خَلَوْا مِنْ خِلاَفَةِ عُثْمَانَ.** حضرت عثمان ۲۴ ہجری میں خلیفہ بنے تو دو سال کی مدت ۲۷ ہجری بنے گی۔(**سیر اعلام النبلاء**،ج۵،ص ۸۷)؛(ابن عساکر،**أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله** (المتوفى:۵۷۱ھ)، **تاریخ دمشق**، تحقیق:عمرو بن غرامة العمروی،**دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع**،۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء،ج۴۰،ص ۳۷۰)

(*Sīr `elam Al-Nublā*ʾ,5/87);(Ibn `Esakr, Abū Al-Qasim `elī bin Al-Hasan bin Hibt ul Allah(571h); *Tārikh e Dmishq*, Tehqīq, `Umr bin Ghramah Al-`Umrwy, Dar Al-Fikr lilṭba`eh wa al-neshr wa al-twzī`,1415h,40/370)

[3] البخاری، محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة، أبو عبد الله(المتوفى:٢٥٦هـ)، **التاريخ الكبير**، دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد– الدكن، اشراف: محمد عبد المعيد خان، ج٦، ص ٤٦٤

Al-Bukhary, Muhammad bin Isma`eīl bin Ibrahīm, Abu Abdullah(256h), *Al-tārikh Al-Kabīr*, Dairat ul M`eārif Al-Usmania,Haidrabad-Al-Dkn,Ishraf:Muhammad `ebd al-mu`ed khan,6/464

[4] الذہبی، محمد بن احمد، ابوعبداللہ، **میزان الاعتدال**، دارالمعرفة، **بیروت**،1963ء،ج۵، ص ۸۸

Al-ḍhby,Muhammad bin Ahmad, Abu Abadullah, *Mīzan al I`etidal*,Dar ul m`erifah, Bīrut,1963,5/88

[5] المزی، يوسف بن عبد الرحمن بن يوسف، أبو الحجاج، جمال الدين ابن الزكي أبي محمد القضاعي الكلبي (المتوفى:٧٤٢هـ)، **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**، تحقيق: د. بشار عواد معروف، مؤسسة الرسالة، بيروت، طبع اول، ١٤٠٠هـ/١٩٨٠ء، ج٢٠، ص ٧٨

Al-Mezy, Yusuf bin Abdur Rehman bin Yusuf,Al-Klbī(742), *Thḍīb ul Kamal fy Asmā*ʾ *Al-Rjal*,Tehqiq:Dr.Bshār `ewād M`eruf, Muʾesesah Al-Rsalah,Bīrut, ṭb`e Awal,1400h, 20/78

[6] ابن عساکر، **تاریخ دمشق**، ج۴۰، ص ۳۸۳

Ibn `Esakr, *Tarikh e Dmishq*,40/383

[7] الذھبی، **میزان الاعتدال**، ج۵، ص ۸۲

Al-ḍhby, *Mīzan ul I`etidal*,5/82

[8] عَنْ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعُمْرَةِ: هِيَ وَاجِبَةٌ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ: الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ. قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ: وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَالْأَوْزَاعِيِّ، وَالشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ، وَأَبِي سُلَيْمَانَ، وَجَمِيعِ أَصْحَابِهِمْ .وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ، وَمَالِكٌ: لَيْسَتْ فَرْضًا (ابن حزم ،أبو محمد علي بن أحمد بن سعيد الأندلسی الظاهري (المتوفى: 456هـ)، **المحلى بالآثار**، دار الفكر ،بيروت، ط۔ن، س۔ن، ج۵، ص ۱۲

Ibn Hzm,Abu Muhammad Ali bin Ahmad bin Sa`eed Al-Undelsy Al-ẓāhrī(456h),*Al-Muhellā bil-āthār*, Dar Ul-Fkr, Bīrut,N.D,5/12

[9] ابن أبي شيبة، أبو بكر ، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي (المتوفى:۲۳۵ھ)، **الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار**، تحقیق: کمال یوسف الحوت، مکتبة الرشد، الریاض، طبع اول، ۱۴۰۹ھ، ج۳، ص ۲۳۱، رقم حدیث: ۱۵۶۹۱، باب: مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ عُمْرَةٌ

Ibn Aby Shība, Abu bakr, Al-`ebsy(235h), *Al-Kitāb Al-Musenf fy Al-Ahādith wa Al-āthār*,Tehqiq,Kmāl Yusuf, Mktebah Al-Rushd, Al-Riyādh, ṭb`e Awal,1209h, 3/231, Hadith No:15991

[10] ایضاً، رقم حدیث: ۱۵۶۹۲

Ibid,Hadith No.15992

[11] القحطانی، عبد الرحمن بن محمد بن قاسم الحنبلی، **الإحكام شرح أصول الأحكام**، طبع دوم، ۱۴۰۸ھ، ج۲، ص ۳۲۶

Al-Qhṭāny, Abdur Rehman bin Muhammad bin Qāsim Al-Hnbly, *Al-`ehkām Shrh Usul Al-Ahkām*, ṭb`e Dwm,1208h,2/329

[12] البهوتی، منصور بن یونس بن صلاح الدین، **كشاف القناع عن متن الإقناع**، دار الکتب العلمیة، بیروت، س۔ن، ج۲، ص ۳۷۷

Albhuty, Mansur bi yunus bin Ṣlāh Al-dīn, *Kshāf Al-Qnā`e `en Mtn Al- ʾIqnā`e*, Dar Al-Ktb Al-Ilmiah, Bīrut,N.D,,2/377

[13] الزحیلی، وهبة بن مصطفى ، **الفِقْهُ الإسلامی وأدلته**، دار الفکر ،دمشق، طبع چهارم ،ج۳، ص ۲۰۷۶

Al Zhyly, Whbah bin Mustafā, *Al-Fiqh Al-Islāmi Wa ʾdillatuhu*, Dar Al-Fkr,Demishq, ṭb`e chuharem,3/2076

[14] : «لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ أَوْ زَوْجٌ»۔۔۔ وَلَا يَجِبُ الْحَجُّ عَلَيْهَا وَجْهُ مَا ذَكَرَهُ الْقُدُورِيُّ أَنَّ الْمَحْرَمَ أَوْ الزَّوْجَ مِنْ ضَرُورَاتِ حَجِّهَا بِمَنْزِلَةِ الزَّادِ، وَالرَّاحِلَةِ إذْ لَا يُمْكِنُهَا الْحَجُّ بِدُونِهِ كَمَا لَا يُمْكِنُهَا الْحَجُّ بِدُونِ الزَّادِ، وَالرَّاحِلَةِ (الكاسانی، علاء الدین، أبو بکر بن مسعود بن أحمد الحنفی (المتوفى:۵۸۷ھ)، **بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع**، دار الکتب العلمیة، بیروت، طبع دوم ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، ج۲، ص ۱۲۳، فَصْلٌ شَرَائِطُ فَرْضِيَّةِ الْحَجِّ)

Al-Kāsāny, `elaʾ Al-dīn, Abu Bkr bin Ahmad Al-Hnfy(587), *Bdāʾ`e Al-Snāʾ`e fy Trtīb Al-Shrā`e*, Dar Al-Ktb Al-Ilmiah, Bīrut, ṭb`e Dwm, 1406H, 2/123

[15] العسقلانی، احمد بن علی، **فتح الباری**، دار المعرفه ،**بیروت**،1379ھ ،ج۴، ص۷۶، بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

Al-`esqlāni, Ahmad bin Ali, *Fth ul Bāry*, Dar ul m`erifah, Bīrut,1379h,4/76

[16] قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ قَالَ الْبَاجِيُّ هَذَا عِنْدِي فِي الشَّابَّةِ وَأَمَّا الْكَبِيرَةُ غَيْرُ الْمُشْتَهَاةِ فَتُسَافِرُ كَيْفَ شَاءَتْ فِي كُلِّ الْأَسْفَارِ بِلَا زَوْجٍ وَلَا مَحْرَمٍ (النووی، أبو زکریا محیي الدین یحیی بن شرف (المتوفى:۶۷۶ھ)، **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**، دار إحياء التراث العربي، بيروت، طبع دوم ، ۱۳۹۲ھ، ج۹، ص۱۰۴)

Al-Nwwy, Abu Zkria Mhy Al-dīn Yhyā bin Shrf(676h),*Al-Mnhāj Shrh Ṣhīh Muslim bi Al-Hjjāj*, Dar ʾhyā Al-Turāth Al-`erby, Bīrut, ṭb`e Dwm, 1392h, 9/104

[17] **الشافعي أبو عبد الله محمد بن إدريس بن العباس القرشی المکی** (المتوفى: ۲۰۴ھ)، **الأم**، دار المعرفة، بیروت، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء، ج۲، ص ۱۲۷، بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ

Al-Shāf`ey Abu Abdullah Muhammad bin Idrees bin Al-`ebbās Al-Qrshy Al-Mkky(204h), *Al-ʾUm*, Dar ul m`erifah, Bīrut,1410h,2/127

[18] اللحیدان، محمد بن عبد العزیز، **فقه عطا بن ابی رباح فی المناسک**، مکتب الدعوة بالروضه، طبع اول، ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء، ج۱، ص۱۴۲

Al-Lhīdān, Muhammad bin `Ebd Al-Aziz, *Fiqh `eṭā bin Aby Rbāh fy Al-Mnask*, Mktebah Al-D`ewah Bir rwdhah, ṭb`e Awl, 1429h,1/142

[19] امام النووی لکھتے ہیں: قَالَ أَصْحَابُنَا وَلَا فَرْقَ فِي لُزُومِ الدَّمِ فِي كُلِّ هَذَا بَيْنَ الْمُجَاوِزِ لِلْمِيقَاتِ عَامِدًا عَالِمًا أَوْ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا (النووی، أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف (المتوفى: ۶۷۶ھ)، **المجموع شرح المهذب** ((مع تكملة السبكي والمطيعي))، دار الفكر، بيروت، س۔ن، ج۷، ص ۲۰۷

Al-Nwwy, Abu Zkria Mhy Al-dīn Yhyā bin Shrf(676h),*Al-Mjmu`e Shrh Al-Muhḍb*,Dar Al-Fkr, Bīrut,N.D,7/207

[20] ابن حزم، **المحلیٰ**۔ ج۵، ص ۵۷

Ibn Hzm, Al-Muhellā,5/57

[21] وَبِهِ قَالَ أهل الظاهر قالوا الْغُسْلُ وَاجِبٌ عِنْدَ الْإِهْلَالِ عَلَى كُلِّ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ وَعَلَى كُلِّ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ إِيجَابُهُ (ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد النمري القرطبی (المتوفى: ۴۶۳ھ)، **الاستذكار**، تحقيق: سالم محمد عطا، محمد علي معوض، دار الكتب العلمية، بيروت، طبع اول، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، ج۴، ص ۵)

Ibn `ebd Al-br, Abu `emr Yusuf bin Abdullah bin Muhammad Al-Qrṭby(463h), *Al-Istizkār*, Tehqiq:Salm Muhamad `eṭā..,Dar Al-ktb Al-Ilmiah, Bīrut, ṭb`e Awl,1421h,4/5

[22] *ابن ابی شیبہ، عبد اللہ بن محمد، **المصنف** (الریاض: مکتبۃ الرشد 1409ھ)، رقم:* 15601.

Ibn Abī Sheība, `Abdullāh Bin Muḥammad,*Al-Muṣannaf* (Al-Riyaḍ:Maktaba Al-Rushad,1409AH), 15601.

[23] أُسْتُحِبَّ لَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ قَبْلَهُ، فِي قَوْلِ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ طَاوُسٌ، وَالنَّخَعِيُّ، وَمَالِكٌ، وَالثَّوْرِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَأَصْحَابُ الرَّأْيِ؛ ---فَسُنَّ لَهَا الِاغْتِسَالُ، كَالْجُمُعَةِ، وَلَيْسَ ذَلِكَ وَاجِبًا فِي قَوْلِ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ. ابن قدامة المقدسی، أبو محمد موفق الدين عبد الله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي الدمشقي الحنبلی (المتوفى: ۶۲۰ھ)، **المغني**، مكتبة القاهرة، ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء، ج۳، ص۲۵۶

Ibn Qudamah Al-Muqedsy,Abu Muhammad Abdullah bin Ahmad Al-Hnbly(620h), *Al-Mughny*,Mktebah Al-Qaherah,1388h,3/256

[24] وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَطَاءٍ إِيجَابُهُ وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ الْوُضُوءَ يَكْفِي عَنْهُ ، ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد النمري القرطبی (المتوفى: ۴۶۳ھ)، **التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد**، تحقيق: مصطفى بن أحمد العلوی، محمد عبد الكبير البكری، وزارة عموم الأوقاف والشؤون الإسلامية، المغرب، ۱۳۸۷ھ، ج۱۹، ص ۳۱۷

Ibn `ebd Al-br, Abu `emr Yusuf bin Abdullah bin Muhammad Al-Qrṭby(463h),*Al-Tmhīd lma fy Al-Mʾṭā min Al-M`eāny wa Al- Asanīd*, Tehqiq: Mustafa bin Ahmad Al-`eLwy..,Wzarah `Emum Al-ʾoqāf wa Al-Shʾun Al-Islamiah, Al-Mghrib,1387h,19/317

[25] ابن عبد البر، **التمهيد**، ج۱۹، ص ۳۱۷

Ibn `ebd Al-br, *Al-Tmhīd*, 19/317